1.3 ہندآریائی کاارتقا

ہندوستان میں ہند یوروپی زبانوں کا سلسلہ تقریباً 3500 ق۔م (قبل مسیح) سے ملتا ہے۔ ہند یوروپی زبانیں ترقی کرتی ہوئی جب 2000 سال ق۔م میں اپنی دوسری منزل پر پہنچتی ہیں تو انہیں ''ہندایرانی'' کا نام دیا گیا۔ ہند یوروپی زبانوں میں ادب اور زبان دونوں حیثیتوں سے ہندایرانی کو سب سے قدیم اور اہم سمجھا جاتا ہے۔ ہندایرانی آگے بڑھتی گئی تو تین شکلیں اختیار کرتی ہے۔ اس زبان کا جو گروہ ایران میں مقیم رہا اس سے ایرانی زبان کا سلسلہ

Scanned by CamScanner

ملتا ہے۔ کچھ لوگ کشمیر اور اس کے آس پاس تک پہنچ گئے وہاں ''پشاچہ'' زبانوں کا سلسلہ پھیلا اور جب آریوں کا ایک گروہ بڑی تعداد میں اپنے لسانی ورثے کے ساتھ ہندوستان میں آیا تو یہیں سے ہند آریائی کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہندوستان کی موجودہ زبانیں اسی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں جن میں اردو بھی ایک ہے۔ اردو کی ابتدا اور ارتقا کا مطالعہ کرنے کے لیے ہند آریائی کے ارتقا کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ جس کا گہرا تعلق ہندوستان میں آریاؤں کی آمد سے ہے۔

آریاؤں کی قدیم کتابوں میں ان کے اصل وطن اور ہندوستان میں ان کی آمد کے سلسلے میں کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ زیادہ تر مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ خانہ بدوش لوگ تھے جو دنیا کے مختلف خطوں میں پھیل گئے۔ جہاں بھی گئے وہ کسی منظم شکل میں مقیم نہیں رہے بلکہ تلاش معاش میں جہاں مناسب جگہ ملی وہیں چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو کر آباد ہو گئے۔ ہندوستان ایک زرخیز ملک تھا۔ یہاں خوش حال زندگی گزارنے کے پورے امکانات موجود تھے۔ اس لیے ان کی بڑی تعداد یہاں آ گئی۔ بعض قدیم کتابوں سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ آریا لوگ تبت سے ہندوستان میں آئے۔ چند سنسکرت کے عالموں کا خیال ہے کہ یہ ہندوستان ہی کے باشندے تھے جو بعد میں مختلف علاقوں میں پھیل گئے۔ تاہم ان نظریات کے متعلق کوئی تحقیقی ثبوت نہیں ملتا۔ زیادہ تر محققین اس بات پر متفق ہیں کہ آریوں کا اصل وطن وسطی ایشیا تھا۔ یہ لوگ جنوب مغربی روس کے علاقے سے چل کر عراق، ایران اور افغانستان سے ہوتے ہوئے ہندوستان پہنچے۔

1.3.1 ہندوستان میں آریاؤں کی آمد

ہندوستان میں آریاؤں کے داخلے کا زمانہ 1500 ق۔م مقرر کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں آریاؤں کا سابقہ دراوڑی اور آسٹرک قوموں سے پڑا۔ دراوڑی سے ان کا مقابلہ مغربی اور شمال مغربی ہندوستان میں ہوا۔ جب کہ آسٹرک زیادہ تر مشرقی اور وسطی ہند کے علاقوں میں آباد تھے۔ ان قوموں کو زیر کرنے میں انہیں کافی جدوجہد کرنی پڑی۔ اس جدوجہد کی جھلکیاں رگ وید کے بعض قصوں میں پائی جاتی ہیں۔ فاتح اور مفتوح آخر میں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں آریاؤں کا ایک ایسے تمدن سے سابقہ پڑا تھا جو کئی لحاظ سے آریاؤں کے تمدن پر فوقیت رکھتا تھا۔ آریاؤں نے دراوڑی مذہب سے بہت سے عناصر قبول کر لیے بعض دیوی دیوتاؤں کے تصورات اور دیومالا' کچھ کھانے پینے کی چیزیں' پان سپاری' لباس میں دھوتی اور ساری خالص دراوڑی عناصر ہیں۔ ان زبانوں کا آریائی زبان کی قواعد اور صوتیات پر کافی اثر پڑا اور آریائی زبان ''ہند ایرانی'' مرحلے سے گزر کر ''ہند آریائی'' شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ہندوستان میں ہند آریائی ارتقا کو عام طور پر تین ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1.	قدیم ہند آریائی	1500 ق۔م تا 500 ق۔م
2.	وسطی ہند آریائی	500 ق۔م تا 1000ء
3.	جدید ہند آریائی	1000ء تا زمانہ حال

اپنی معلومات کی جانچ :

1. ہندوستان میں آریاؤں کی آمد کا زمانہ اندازاً کیا ہے؟
2. ہند یوروپی زبان ہند ایرانی کس طرح بنی؟
3. ہند ایرانی زبان کا ارتقا ہند آریائی تک کس طرح ہوا؟

1.4 قدیم ہند آریائی (1500 ق۔م تا 500 ق۔م)

اس دور میں ویدک اور سنسکرت زبانوں کا رواج زیادہ تھا جو دراصل سنسکرت کی قدیم شکل کا عہد ہے۔ اس دور میں چاروں وید یعنی (1) رگ وید (2) سام وید (3) یجروید (4) اتھروید ملتے ہیں۔ ہر قسم کے مذہبی اور علمی مطالعے میں سنسکرت کی بڑی اہمیت تھی۔ اس میں بڑے بڑے علما موجود تھے۔ قدیم سنسکرت پر آریاؤں کی آمد کا بڑا اثر پڑا جس کی وجہ سے سنسکرت کے تین مختلف روپ سامنے آتے ہیں۔ اس کا قدیم ترین روپ وہ ہے جب آریا پنجاب کے راستے سے داخل ہو کر شمال کے اکثر حصوں پر قبضہ کر چکے تھے۔ اس وقت شمال میں جو سنسکرت بولی جاتی تھی اس کا متاثر ہونا لازمی تھا۔ دوسرا روپ سنسکرت کی وسطی بولی کا ہے جب آریا اپنے قدم بڑھا کر مدھیا دیش تک پہنچ چکے تھے۔ تیسرا روپ مشرقی بولی کا روپ ہے جب آریا مشرقی ہند تک

Scanned by CamScanner

پہنچ چکے تھے ۔ ان علاقوں کی زبانیں دیسی بولیوں سے مل کر اپنا آریائی لہجہ کھو رہی تھیں ۔ مغربی ہندوستان کے آریا انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ''اسوروں'' کی نسل سے تعبیر کرتے تھے ۔ ان کی زبان کو ''براہمنہ'' میں اشدھ کہا گیا ہے ۔ اس عہد کی بولیوں میں سنسکرت کے الفاظ کا تلفظ مقامی اثر سے بدل گیا تھا اور دراوڑی الفاظ خاصی تعداد میں شامل ہو گئے تھے ۔ سنسکرت کی اس شکست وریخت کو دیکھتے ہوئے زبان کو نئے سرے سے منظم کرنے کی کوششیں کی گئیں ۔ مقامی تعصبات سے الگ ہٹ کر سنسکرت کے ان الفاظ کو ٹکسالی مانا گیا جو سب جگہ رائج تھے ۔ اب لوگ ادب میں ایک خاص ٹکسالی زبان کا استعمال کرنے لگے اور یہ زبان سنسکرت (شدھ) ہوگئی ۔ ادبی سنسکرت کی سب سے پہلی جھلک ہمیں آخری براہمنوں اپنشدوں اور سوتروں میں ملتی ہے ۔ ابتدا میں لفظ سنسکرت صفت کے طور پر استعمال ہوتا تھا جس کے معنی صاف اور شستہ زبان کے ہیں ۔ رفتہ رفتہ سنسکرت ایک زبان کا نام ہوگیا ۔ شستہ زبان ہونے کی وجہ سے ادبی تصنیفات اسی میں ہونے لگیں ۔ ادبی زبان ہونے کی وجہ سے اس زبان کا بڑا نقصان یہ ہوا کہ وہ عوام سے بٹنے لگی ۔ تقریباً اسی زمانے میں جین مت اور بدھ مت والوں نے اپنے اپنے مذہب کا پرچار مقامی بولیوں میں کرنا شروع کیا جس کی وجہ سے مقامی بولیاں چمک اٹھیں ۔ سنسکرت کے عالموں اور ویدک مذہب کے علم برداروں کو یہ اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں سنسکرت پھر مقامی زبانوں کی زد میں آ کر اپنا روپ نہ کھو دے ۔ اس لیے یہ لوگ اپنی زبان کی سختی سے حفاظت کرنے لگے ۔ نتیجے میں سنسکرت ایک فرقے کی زبان بن کر محدود دائرے میں رہ گئی ۔ مذہبی رہنماؤں کی وجہ سے ''دیوبانی'' تو بن گئی لیکن عوام میں اس کی مقبولیت کم ہوتی گئی ۔ یعنی سنسکرت قابل احترام تو بن گئی لیکن قابل استعمال نہ رہی ۔

اپنی معلومات کی جانچ :

1. قدیم ہند آریائی کا زمانہ کیا ہے؟
2. قدیم ہند آریائی میں کون کون سے وید ملتے ہیں؟
3. سنسکرت کے معنی کیا ہیں؟

1.5 وسطی ہند آریائی (500 ق ۔ م تا 1000ء)

اس کے تین دور ہیں:

1.5.1 پہلا دور

500 ق ۔ م سے مسیحی سنہ کی ابتدا تک کا دور ہے ۔ یہ دور پالی کا دور ہے جب سنسکرت دیوبانی ہوگئی تو مقامی بولیاں ویدک زبان کے فطری رجحان پر چل پڑیں اور عوام کی زبان ایک مخلوط زبان ہوتی گئی ۔ یہی پراکرت کا پہلا روپ تھا ۔ پراکرت کا پہلا ادبی روپ ''پالی'' کا ہے ۔ پالی کے سب سے قدیم نمونے بدھ اور جینیوں کی مذہبی کتابوں یا پھر اشوک (250 ق ۔ م) کی لاٹوں پر کندہ کیے ہوئے ملتے ہیں ۔ لفظ پالی سنسکرت کے لفظ ''پنکتی'' سے نکلا ہے ۔ اس پالی کو قدیم مگدھی بھی کہتے ہیں ۔ پالی میں مذہبی شاعری' کہانیاں اور قواعد ولغت بھی ملتے ہیں ۔ پالی اس زمانے میں مقبول عام زبان تھی ۔ اس لیے جین مت اور بدھ مت کی تعلیمات اسی زبان میں دی جاتی تھیں ۔

1.5.2 دوسرا دور

وسطی ہند آریائی کا دوسرا دور مسیحی سنہ کی ابتدا سے 500ء تک شمار کیا جاتا ہے ۔ یہ دور پراکرت کا دور کہلاتا ہے ۔ پراکرت کسی ایک زبان کا نام نہیں بلکہ کئی ایک زبانوں کے مجموعے کا نام ہے ۔ پراکرت کے معنی ہیں ایسی زبانیں جو اپنے فطری انداز میں پھل پھول رہی ہوں ۔ اس عہد میں ادبی اور اہم پراکرتوں کی پانچ واضح شکلیں نظر آتی ہیں جن کے متعلق یہاں مختصر سی گفتگو کی جائے گی ۔

ا۔ **مہاراشٹری** : یہ جنوب کی پراکرت ہے ۔ مراٹھی اسی سے نکلی ہوئی زبان ہے ۔ یہ شاعری اور موسیقی کی زبان سمجھی جاتی ہے ۔ سنسکرت کے ڈراموں کے گیت اسی میں لکھے جاتے تھے جس کی وجہ سے اسے ملک گیر مقبولیت حاصل ہوگئی ۔ اس میں حروفِ علت کی کثرت ہے جس کی وجہ سے لوچ زیادہ آ گیا ہے ۔ پراکرتوں میں سب سے پہلے مہاراشٹری کی قواعد مرتب ہوئی ۔ اس میں نظم ونثر کا قیمتی سرمایہ ملتا ہے ۔

Scanned by CamScanner

2. **شور سینی**: اس کا مرکز شور سین یعنی متھرا کا علاقہ تھا۔ سنسکرت کے بعد اعلیٰ طبقے میں اگر کسی پراکرت کا رواج تھا تو وہ یہی زبان تھی اس پر سنسکرت کی گہری چھاپ نظر آتی ہے۔ چونکہ یہ آریاؤں کے مرکز سے دور تھی اس لیے اس پر

3. **مگدھی**: یہ پورے مشرقی ہندوستانیوں کی بولی تھی۔ اس کا مرکز مگدھ یعنی جنوبی بہار تھا۔ غیر آریائی بولیوں کا شدید اثر ملتا ہے۔ اس لیے آریا اس پراکرت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ سنسکرت ڈراموں میں نچلے طبقے کے کردار کے مکالمے اسی زبان میں لکھے گئے ہیں۔

4. **اردھ ماگدھی**: اس کے لفظی معنی آدھی مگدھی کے ہیں۔ اس کا مقام اودھ اور مشرقی اتر پردیش تھا۔ یہ تمام پراکرتوں میں سب سے قدیم ہے۔ اس میں اشوک کی تعلیمات کا بھی پرچار ہوا ہے۔ مغربی ہندوستان کے رہنے والے اسے "پراچیہ" کہا کرتے تھے۔ پراچیہ کے تحت مگدھی اور اردھ مگدھی دونوں آجاتی ہیں۔ اس کا رواج اس زمانے کے شاہی خاندانوں میں بھی رہا ہے۔ شاہی زبان ہونے کی وجہ سے یہ دوسری پراکرتوں پر بھی اثر انداز ہوئی۔ اس میں نظم ونثر دونوں ملتے ہیں۔

5. **پیشا چی**: سنسکرت میں پیشاچی "بھوت" کو کہتے ہیں۔ پیشاچی کے معنی "کچا گوشت کھانے والے" کے بھی بتائے جاتے ہیں۔ یہ سنسکرت کی ایک ہم عصر بولی ہے۔ یہ زبان بول چال میں زیادہ استعمال ہوتی رہی ہے جس کی وجہ سے اس میں کئی بولیوں کی ملاوٹ عمل میں آئی اس لیے سنسکرت کے علما اسے بڑی حقارت سے دیکھتے تھے۔

1.5.3 تیسرا دور

یہ دور 500ء تا 1000ء پر محیط ہے۔ یہ دور اپ بھرنش کا دور کہلاتا ہے۔ اپ بھرنش کے معنی بگڑی زبان کے ہیں۔ اپ بھرنش کا لفظ پہلی بار بھرت کے "ناٹیہ شاستر" میں ملتا ہے۔ اس کے بعد کالی داس کے "وکرم اروشی" میں نظر آتا ہے۔ شروع شروع میں لفظ اپ بھرنش کسی خاص زبان کے لیے استعمال نہیں ہوتا تھا۔ پڑھے لکھے ان پڑھوں کی زبان کو "اپ بھرنش" یا "اپ بھاشا" کہا کرتے تھے۔ سنسکرت میں اپ بھرنش کے لیے "ملیچھ" بھی استعمال ہوا ہے۔ پروفیسر مسعود حسین خان اپنی معرکتہ الآرا تصنیف مقدمہ تاریخ زبان اردو میں لکھتے ہیں کہ لفظ "اپ بھرنش" ایک خاص زبان کے معنوں میں سب سے پہلے ہیم چندر نے استعمال کیا۔ یہ زبان عوام میں اتنی مقبول ہوگئی کہ تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس کی طرف متوجہ ہوگیا۔ گجرات، راجپوتانہ اور دوآبہ میں بولی جانے والی اکثر بولیوں پر اس کا گہرا اثر پڑا۔ 800ء سے 1000ء تک دوآبہ کی شورسینی اپ بھرنش ایک طرح سے سارے شمالی ہندوستان کی ادبی زبان بن گئی۔ اپنے آخری دور (1000ء) میں یہ موجودہ زبانوں کی قدیم شکلوں سے ملتی جلتی ہے۔ ہندوستان کی جدید زبانوں کی پیدائش پراکرتوں سے نہیں بلکہ اپ بھرنش سے ہوئی ہے۔ جس کا سلسلہ (1) شورسینی اپ بھرنش (2) مگدھی اپ بھرنش (3) اردھ مگدھی اپ بھرنش (4) مہاراشٹری اپ بھرنش سے ملایا جاتا ہے ان میں شورسینی اپ بھرنش ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ شورسینی اپ بھرنش میں مندرجہ ذیل چار بولیاں شامل ہیں:

1. کھڑی بولی یا ہندوستانی (موجودہ اردو ہندی) 2. راجستھانی 3. پنجابی 4. گجراتی

گجراتی اور راجستھانی کا تعلق شورسینی کی اس شکل سے ہے جسے ناگر اپ بھرنش کہتے ہیں۔ ناگر اپ بھرنش کو فوقیت حاصل تھی کیونکہ یہ علمی حلقے میں بھی مقبول تھی۔ ناگر نام گجرات کے ناگر برہمنوں کے نام پر رکھا گیا ہے۔

مگدھی اپ بھرنش کا علاقہ وسیع تھا اس لیے مختلف مقامات پر اس کے مختلف نام پڑ گئے۔ بہار کی تمام بولیاں اس کے تحت آتی ہیں۔ بہاری بولی کا نام مگہی ہے جو مگدھی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

اردھ مگدھی اپ بھرنش میں پوربی ہندی (اودھی) آتی ہے۔ مہاراشٹری اپ بھرنش کا خاص مرکز موجودہ برار تھا۔ سنسکرت میں اس صوبے کو مہاراشٹر کے نام سے پکارا گیا ہے۔

اپ بھرنش میں سنسکرت کے تدبھو (غیر خالص) الفاظ کی کثرت ہے کہیں کہیں عربی الفاظ بھی تلفظ کی تبدیلی کے ساتھ آگئے ہیں۔ اپ بھرنش میں الفاظ کے آخری مصوتے بہت ہی اختصار سے آتے ہیں۔

Scanned by CamScanner